سوال

(924) صلوۃ الحاجۃ پڑھنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صلوۃ الحاجۃ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے اور اس میں کیا کچھ پڑھا جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صلوۃ الحاجۃ'' المعروف ''صلاۃِ اِستخارہ'' پڑھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ آدمی کو جب کوئی ضرورت درپیش ہو، تو دو رکعت نماز غیر مکروہ اوقات میں فرضوں کے علاوہ بہ نیت استخارہ پڑھے۔ امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے، کہ دونوں رکعتوں میں (فاتحہ کے بعد) بالترتیب ''سورۃ الکافرون'' اور ''سورۃ الاخلاص'' کی تلاوت کرے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے، کہ ان میں توحید واِخلاص کا بیان ہے، اور مستخیر (استخارہ کرنے والا) اس شے کا محتاج ہے۔ لیکن حافظ عراقی فرماتے ہیں: مجھے اس اَمر کی دلیل معلوم نہیں ہو سکی۔ ممکن ہے انھوں نے فجر کی سنتوں یا مابعد مغرب کی دو رکعتوں پر قیاس کیا ہو۔ پھر حافظ عراقی کا کہنا ہے: مناسب یہ بھی ہے، کہ آیت کریمہ: وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ... اور آیت وَمَا کَانَ لِمُؤمِنٍ وَّلَا مُؤمِنَۃٍ کی تلاوت کی جائے۔ (وا أعلم) بظاہر اختیار ہے، کیونکہ تقیید کی کوئی واضح مستند دلیل نہیں ہے۔ پھر بعد از فراغت یا تشہد کے آخر میں یہ دعا پڑھے:

'اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَستَخِیرُکَ بِعِلمِکَ، وَأَستَقدِرُکَ بِقُدرَتِکَ، وَأَسأَلُکَ مِن فَضلِکَ العَظِیمِ، فَاِنَّکَ تَقدِرُ، وَلَا أَقدِرُ، وَتَعلَمُ وَلَا أَعلَمُ، وَأَنتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ اَللّٰھُمَّ اِن کُنتَ تَعلَمُ اَنَّ ہٰذَا الأَمرَ (اس مقام پر ضرورت کا اظہار بول کر یا دل میں ہونا چاہیے) خَیرٌ لِّی فِی دِینِی، وَمَعَاشِی، وَعَاقِبَۃِ أَمرِی، فَاقدُرہُ لِی، وَیَسِّرہُ لِی، ثُمَّ بَارِک لِی فِیہِ، وَاِن کُنتَ تَعلَمُ أَنَّ ہٰذَا الأَمرَ (اس مقام پر بھی ضرورت کا اظہار کرے) شَرٌّ لِّی، فِی دِینِی، وَمَعَاشِی، وَعَاقِبَۃِ أَمرِی، فَاصرِفہُ عَنِّی، وَاصرِفنِی عَنہُ، وَاقدُر لِیَ الخَیرَ حَیثُ کَانَ۔ ثُمَّ أَرضِنِی بِہٖ' (صحیح البخاری، بَابُ الدُّعَاءِ عِندَ الاِستِخَارَۃِ، رقم: ٦٣٨٢، سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِی صَلَاۃِ الاِستِخَارَۃِ، رقم: ١٣٨٣)

پھر (دِلی) میلان کے مطابق عمل کر گزرے۔ مزید خواب یا اِنشراحِ صدر کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ علماء کے اختلافات میں سے بظاہر ترجیح اس بات کو معلوم ہوتی ہے (وا أعلم) اور بالخصوص ''صلوۃ الحاجۃ'' کی صراحت ایک دوسری روایت میں یوں ہے، کہ رسول ا ﷺ نے فرمایا: جس کو ا تعالیٰ یا کسی انسان سے کوئی حاجت ہو، تو اسے چاہیے، کہ کامل مکمل وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے، بعد ازاں ا عزوجل کی تعریف وثناء اور نبی ﷺ پر درود پڑھے، پھر درج ذیل دعا پڑھے:

'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الحَلِیمُ الکَرِیمُ، سُبحَانَ اللّٰہِ رَبِّ العَرشِ العَظِیمِ، وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ أَسأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحمَتِکَ، وَعَزَائِمَ مَغفِرَتِکَ، وَالغَنِیمَۃَ مِن کُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَۃَ مِن کُلِّ اِثمٍ، لَا تَدَع لِی ذَنبًا اِلَّا غَفَرتَہٗ، وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیتَھَا، یَا أَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔' (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِی صَلَاۃِ الحَاجَۃِ، رقم: ١٣٨٤)، (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِی صَلَاۃِ

الحاجة، رقم: ۴۷۹) وقال الترمذی: ہٰذا حدیث غریب

لیکن حدیث ہذا کی سند میں راوی فائد بن عبدالرحمن بن أبي الورقاء ضعیف ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے حاکم کے تعاقب میں فرمایا ہے: ''بِأَنَّہٗ مَتْرُوکٌ فَالحَدِیثُ ضَعِیفٌ'' البتہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے ''تحفۃ الذاکرین'' میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''أمالی'' میں اس کے دیگر طُرق بھی ذکر کیے ہیں، لیکن وہ بھی کمزور ہیں۔ ہاں یہی روایت ''مسند احمد'' میں حضرت ابوالدرداء سے مختصر بیان ہوئی ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ اس کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

'قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ: مَن تَوَضَّأَ فَأَسبَغَ الوُضُوءَ، ثُمَّ صَلّٰی رَکعَتَینِ یُتِمُّھُمَا۔ أَعطَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَا سَأَلَ مُعَجَّلًا، أَو مُؤَخَّرًا' (مسند احمد، رقم: ۲۷۴۹۷)

یعنی ''حضرت ابوالدردائ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے رسول ا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جس نے کامل وضو کیا۔ پھر دو رکعتیں مکمل کیں۔ جلدی یا بدیرا عزوجل اس کی طلب پوری کرے گا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ:766

محدث فتویٰ